تحفظ مدارس محاذ کی تازہ صورت حال

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

کچھ عرصے سے دینی مدارس اسلام دشمن قوتوں کا ہدف بنے ہوئے ہیں۔ یہ قوتیں بھیس بدل بدل کر اور نت نئے انداز اور ہتھکنڈے اختیار کرتے ہوئے مدارس دینیہ پر وار کرتی رہتی ہیں۔ دراصل اسلام دشمن طویل غور وخوص اور سوچ بچار کے بعد اس نتیجے تک پہنچے ہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے دینی مدارس کو نقصان پہنچانا ضروری ہے۔ عالمی استعماری قوتوں کے اس ایجنڈے کی تکمیل کے لئے کبھی کبھار مقامی سطح پر کچھ گروہ اور کچھ لوگ دانستہ یا نادانستہ استعمال ہونے لگتے ہیں اور یوں ہمیں مدارس دینیہ کے تحفظ وبقا اور دفاع کے لئے جنگ لڑنا پڑتی ہے، گزشتہ کچھ عرصے کے دوران یکے بعد دیگرے رونما ہونے والے حالات وواقعات کا جائزہ لیجئے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ کس طرح مدارس دینیہ کو بدنام کرنے، عوام الناس کو ان سے برگشتہ کرنے اور عام مسلمان بچوں کے لئے مدارس کے دروازے بند کرنے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا گیا۔

کراچی میں نشے کے عادی افراد کی اصلاح کے لئے ایک ادارہ تھا، وہ ادارہ نہ تو مدرسہ کہلاتا تھا، نہ اس کا کسی بھی وفاق سے الحاق تھا، بلکہ 2008ء سے وہ ادارہ حکومت کے ہاں رجسٹرڈ تھا، اس میں چالیس، پینتالیس اور پچاس سال تک کے افراد موجود تھے، جنہیں ان کے رشتے داروں نے خود تنگ آ کر اس ادارے کے حوالے کیا تھا اور اپنی رضامندی سے انہیں زنجیریں لگوائی تھیں، اس ادارے پر جس انداز سے یلغار کی گئی اور اس کی آڑ میں جس طرح مدارس دینیہ کی کردار کشی کی گئی، وہ افسوس ناک ہی نہیں، بلکہ شرم ناک بھی تھا، اگر اس ادارے کا وفاق سے الحاق ہوتا تو ہم اس کی مانیٹرنگ کرتے، اگر ہمارے پاس اس کے حوالے سے کوئی بھی شکایت ہوتی تو اس کا ازالہ کیا جاتا، کیونکہ وفاق المدارس کی پالیسی ہمیشہ سے یہ رہی ہے کہ ہم طلباء پر بے جا تشدد کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں، رہا بچوں کو زنجیروں سے باندھنے کا معاملہ، اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، کراچی تو کیا، اگر آج ہمیں کسی دور دراز کے گوٹھ دیہات میں قائم کسی دینی ادارے کے بارے میں اس قسم کی شکایت ملے تو ہم خود اس کے خلاف ایکشن لیں گے۔

ابھی کراچی والے واقعے کی آڑ میں مدارس کے خلاف پروپیگنڈا مہم جاری ہی تھی کہ وفاقی وزیر داخلہ عبدالرحمٰن ملک نے غیر رجسٹرڈ مدارس کو گرانے کا اعلان کر دیا۔ حسن اتفاق سے جس وقت وزیر داخلہ نے یہ بات کہی، اس وقت اتحاد تنظیمات مدارس کی پوری قیادت موجود تھی، ہم نے فوری طور پر وزیر داخلہ کی اس بات پر احتجاج کیا، شدید غم وغصہ کا اظہار کیا اور وزیر داخلہ سے گزارش کی کہ غیر رجسٹرڈ مدارس گرانے سے پہلے آپ وہ غیر قانونی پلازے گرانے کی بات کریں جو قبضہ مافیا نے بنا رکھے ہیں اور اگر آپ ایسا کچھ نہیں کر سکتے تو پھر مدارس کے بارے میں اس قسم کی بیان بازی سے اجتناب کریں، بدقسمتی سے وزیر داخلہ کے اس بیان کو تو میڈیا نے بہت ہائی لائٹ کیا اور شہ سرخیوں میں چھاپا، لیکن مدارس کی قیادت کی ان سے ہونے والی گفتگو اور تحفظات واعتراضات کے پس منظر کو بالکل سامنے نہیں لایا گیا، جس کی وجہ سے ہمیں مجبوراً اگلے دن وزیر داخلہ کی نہ صرف یہ کہ ذرائع ابلاغ میں تردید اور مذمت کرنا پڑی بلکہ جامعہ محمدیہ اسلام آباد میں پریس کانفرنس بھی کرنا پڑی، اس پریس کانفرنس کے اگلے دن جمعہ تھا، ہم نے جمعہ کے دن کو ''خدمات مدارس اور تحفظ مدارس'' کے دن کے طور پر منانے کا اعلان کیا، الحمدللہ اگلے دن ملک بھر کی مساجد اور مدارس میں دینی مدارس کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے ساتھ ساتھ مدارس کے تحفظ ودفاع کے عزم کا اظہار کیا گیا۔

ابھی یہ سلسلہ جاری تھا کہ کراچی اور اسلام آباد میں دو الگ الگ واقعات پیش آئے، کراچی میں ملک کی صف اول کی درس گاہ ''جامعہ فاروقیہ'' کے طلباء پر ایک اقلیتی فرقے کے شرپسندوں کی فائرنگ اور ظلم وتشدد کے نتیجے میں بعض طلباء زخمی ہوگئے، جبکہ جمعیت علمائے اسلام کے نائب امیر مولانا قمرالدین کے جواں سال بیٹے کو انتہائی بہیمانہ انداز سے ناک اور کان کاٹ کر شہید کر دیا گیا۔ اس کے بعد جامعہ بنوریہ عالمیہ کے استاذ مولانا عبدالصمد سومرو شہید کر دیئے گئے، چند دن بعد بنوری ٹاؤن کراچی کے طلباء کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور ان پے درپے واقعات سے چند روز قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز اور مسجد باب الرحمت کی بے حرمتی کی گئی، اس صورت حال پر ہم نے وفاق المدارس کی طرف سے یوم احتجاج بھی منایا، لیکن کوئی نوٹس نہیں لیا گیا اور حالات مزید کشیدہ سے کشیدہ ہوتے چلے گئے، جس پر مجھے فوری کراچی جانا پڑا، جہاں علمائے کرام کے ساتھ بہت سے اہم ترین اجلاسوں اور مشاورتی نشستوں میں شرکت کے ساتھ ساتھ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ذمہ داران اور شہری انتظامیہ سے مذاکرات ہوئے، ہم نے گورنر سندھ سے لے کر مقامی سطح کے افسران کو حالات کی نزاکت اور سنگینی سے آگاہ کیا اور خبردار کیا کہ اس صورت حال کا فوری نوٹس نہ لیا گیا اور ان واقعات میں ملوث افراد کو بے نقاب کر کے قرار واقعی سزا نہ دی گئی تو حالات مزید خراب ہونے کا خدشہ ہے، کیونکہ یہ تمام واقعات ملک کو فرقہ واریت کی دلدل میں دھکیلنے کی سوچی سمجھی سازش ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان تمام حکومتی ذمہ داران نے آئندہ اس قسم کی صورت حال پیدا نہ ہونے دینے کی یقین دہانی کروانے کے ساتھ ساتھ واقعات کے ازالے کا بھی وعدہ کیا۔

کراچی کے معاملات میں گفت وشنید اور مذاکرات کا سلسلہ جاری تھا کہ اسلام آباد انتظامیہ اور چند دیگر اہم لوگوں کی

طرف سے جامعہ حفصہ کے معاملے میں رابطہ قائم کیا گیا، میں نے ان سے کہا کہ پہلے بھی سانحہ لال مسجد اور حالات کی خرابی کے آپ لوگ ذمہ دار تھے اور اب بھی اگر حالات خراب ہوئے تو آپ کی وجہ سے ہوں گے، وفاق المدارس کی طرف سے دائر کردہ رٹ پٹیشن کے نتیجے میں جب سپریم کورٹ نے جامعہ حفصہ کی تعمیر نو کے احکامات جاری کئے تھے، اگر آپ لوگ جامعہ کی تعمیر نو پر آمادہ ہو جاتے تو صورت حال بالکل مختلف ہوتی، اب بھی نہ تو جامعہ حفصہ کی تعمیر نو کا آغاز ہوا اور نہ ہی جامعہ حفصہ کے لئے جگہ دی گئی، اس لئے اب اس معاملے کو افہام وتفہیم سے ہی حل کیا جانا چاہئے، چنانچہ مذاکرات کا سلسلہ شروع ہوا اور بالآخر اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے جامعہ حفصہ کی انتظامیہ اور حکومت کے مابین معاہدہ طے پا گیا، جب معاہدے پر دستخطوں کا مرحلہ آیا تو ایک مرتبہ پھر اصرار کیا گیا کہ میں اس موقع پر وفاق المدارس کی طرف سے نمائندگی کروں، لیکن اس وقت کراچی کی مصروفیات کی وجہ سے میں حاضر نہ ہو سکا تو وفاق المدارس کی طرف سے اسلام آباد میں وفاق کے مسئول مولانا ظہور احمد علوی نے اس معاہدے پر دستخط کی ذمہ داری نبھائی۔

اسی اثنا میں ڈیفنس (کراچی) جیسے بعض اہم علاقوں سے یہ افسوس ناک اطلاعات موصول ہوئیں کہ ان کی طرف سے اپنی حدود میں رہائشی مدارس ختم کرنے کے نوٹس جاری کیے گئے ہیں، اس پر ان اداروں کی سرکردہ شخصیات سے بات چیت جاری تھی کہ اطلاع ملی کہ وزارت تعلیم کے ساتھ طے شدہ معاہدوں کے برعکس مدارس کے طلباء سے تین لازمی مضامین (انگریزی، اردو اور مطالعہ پاکستان) کے علاوہ اس سال سے میتھ (حساب) کا بھی امتحان لیا جانے لگا ہے، یہ اقدام محض مدارس کے طلباء کے راستے میں روڑے اٹکانے کی ایک بھونڈی کوشش ہے، اس سے قبل مدارس کے طلباء کے لئے عصری تعلیم کے دروازے بند کرنے کے لئے NTS کو لازمی قرار دیا گیا تھا، اس معاملے میں بھی HEC اور دیگر اداروں سے ہمارے مذاکرات ہوئے، لیکن ابھی تک کوئی نتیجہ سامنے نہیں آسکا، ہمارا دیرینہ اور اصولی موقف یہ ہے کہ مدارس کے فضلاء سے ان کے متعلقہ مضامین میں ٹیسٹ لیا جائے، غیر متعلقہ مضامین کی زنجیریں ان کے پاؤں میں نہ ڈالی جائیں، لیکن یہاں تو ہمیشہ الٹی گنگا بہتی ہے کہ این ٹی ایس کا معاملہ سلجھانے کی بجائے، الٹا میٹرک میں بھی میتھ کو لازم قرار دیا گیا، ان ہتھکنڈوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ دانستہ طور پر کیا جا رہا ہے۔

اس تمام صورتحال میں وفاق المدارس نے ملک گیر تحفظ مدارس دینیہ تحریک چلانے کا فیصلہ کیا، اس تحریک کا آغاز جامعہ اسلامیہ راولپنڈی سے ہونے والی کانفرنس سے ہوا، کانفرنس میں مولانا فضل الرحمان، راقم الحروف، مولانا قاضی عبدالرشید اور مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی سمیت راولپنڈی، اسلام آباد اور گردونواح سے جید علمائے کرام نے شرکت کی اور خطاب کیا، اس سلسلے میں اب ملک بھر میں اجتماعات کا سلسلہ شروع کیا جائے گا اور آخر اسلام آباد، راولپنڈی میں ایک ملک گیر اجتماع کا انعقاد کیا جائے گا، علمائے کرام سے گزارش ہے کہ اس مشن میں ہمارا ساتھ دیں اور اپنے اپنے علاقوں میں از خود بھی ''خدمات مدارس دینیہ'' کے عنوان پر اجتماعات منعقد کریں۔ ....☆